تبصرے

اسلام کا سیاسی نظام از مولانا محمد اسحٰق صاحب سندیلوی استاد دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ۔ تقطیع کلاں ضخامت ۳۱۰ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ قیمت صہ، شائع کردہ دار المصنفین اعظم گڈھ۔

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اس لئے اُس کی تعلیمات جہاں زندگی کے دوسرے معاملات ومسائل کے نظاموں پر مشتمل ہیں۔ اُن میں سیاسی نظام کا بھی مکمل خاکہ پایا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق کے عہد میں اس نظام کی ابتدائی ترتیب وتدوین ہوئی۔ پھر خلافتِ عباسیہ کے دور میں جب اسلامی مملکت کے حدود بہت وسیع ہو گئے اور مختلف اقوام کے ساتھ اختلاط وارتباط کے باعث نئے نئے سیاسی مسائل پیدا ہوئے تو خلافت کے ایمار پر متعدد کتابیں لکھی گئیں جن میں کلی یا جزئی طور پر اسلام کے سیاسی نظام پر بحث کی گئی تھی۔ اُردو میں "اسلام کا نظام حکومت" "مسلمانوں کا نظم مملکت" ندوۃ المصنفین کی طرف سے اور بعض اور کتابیں دوسرے اداروں سے اسی موضوع پر شائع ہو چکی ہیں زیرِ تبصرہ کتاب بھی جو اب سے پندرہ سال پہلے لکھی گئی تھی مگر چھپی اب ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس میں لائق مصنف نے شروع کے چار ابواب میں نظریۂ خلافت، نیابتِ الٰہی۔ قانون اور حکومت کا تعلق۔ قانون کے اقسام۔ اسلامی قوانین کے ماخذ۔ قانون کے غلط ماخذ اور اسلام میں حکومت کے درجہ پر عقل اور نقل دونوں کی روشنی میں مفصل گفتگو کی ہے اور اس سلسلہ میں آج کل کے بعض عافیت پسند لوگوں کے اس خیال کی پرزور اور مدلل تردید کی ہے کہ اسلامی حکومت کا قایم کرنا فرض نہیں ہے، اُس کے لئے جد وجہد کرنا اسلامی فریضہ نہیں بلکہ حکومت خود بخود عملِ صالح کے انعام کے طور پر عطا ہوتی ہے اس تمہیدی گفتگو کے بعد کتاب کے باقی ابواب میں جن کی تعداد چودہ ہے سیاسی نظام کا ایک خاکہ پیش کیا گیا ہے جس میں استحقاقِ خلافت کے شرائط۔ انتخاب کا طریقہ۔ بیعت۔ خلیفہ کے

فرائض وواجبات - مجلس شوریٰ - خلیفہ کے اختیارات - مجلس تقنین وتشریع - رعایا کی مختلف قسمیں، ان کے حقوق وفرائض - مالی نظام - اربابِ تنفیذ - عدلیہ - دفاع - صوبائی حکومتیں - امورِ خارجہ وغیرہ پر بحث کرنے کے بعد آخر میں غیر اسلامی سیاسی افکار و نظریات پر تنقید کی گئی ہے - لائق مصنف نے جو کچھ لکھا ہے مدلل اور جزم و یقین کے ساتھ لکھا ہے اور اس اعتبار سے جو لوگ اسلام کے سیاسی نظام کو جاننا چاہتے ہیں اُن کو اس کتاب سے بڑی مدد ملے گی - لیکن جیساکہ مقدمہ اور دیباچہ میں ہی بتا دیا گیا ہے یہ کتاب سیاسی نظام اسلامی کا صرف ایک سا سی خاکہ پیش کرتی ہے - نظمِ مملکت کے مختلف پہلو میں مثلاً بجریہ - وسائل آمد و رفت - سکرٹریٹ - پبلک ذرکس وغیرہ جن پر مستقل ابواب کے ماتحت گفتگو کی ضرورت تھی - مگر اُن کا تذکرہ نہیں ہوسکا ہے اس کے علاوہ یہ خاکہ اسلام کے صرف ابتدائی عہد کا ہے - آج اگر کہیں کوئی اسلامی حکومت قائم ہو تو اس کو اسلام کے اصولِ تشریع کے ماتحت بہت سی چیزوں میں مزید وسعت پیدا کرنی ہوگی مثلاً مصنف صفحہ ۲۴۳ پر لکھتے ہیں

"اسلامی حکومت میں ان ظالمانہ محاصل کا وجود نہیں ہوسکتا جو آج کل کی عوامی وجمہوری حکومتیں مفادِ عامہ کا نام لے لے کر پبلک کے سر پر لادتی جاتی ہیں - مثلاً انکم ٹیکس - برآمد اشیاء کا ٹیکس - بکری ٹیکس ...

...... اس قسم کے محاصل عائد کرنا یقیناً ظلم ہے اور اسلامی حکومت اس کا ارتکاب کرنے کی مجاز نہیں"۔

ہمارے خیال میں اسلامی حکومت کو پورا حق حاصل ہے کہ اگر وہ ضرورت سمجھے تو یہ تمام ٹکس لگا سکتی ہے - کسٹم ڈیوٹی - برآمد اشیاء کے ٹکس کا تذکرہ تو خود عہدِ فاروقی وعثمانی میں بھی آتا ہے - کتب فقہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں اسلامی حکومت کے اختیارات کافی وسیع ہیں چنانچہ فاضل مصنف نے صفحہ ۲۴۴ پر شامی کی جو عبارت نقل کی ہے اُس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے - بہرحال کتاب اگرچہ موضوعِ بحث کے تمام گوشوں پر حاوی نہیں اس اعتبار سے اپنے مقصد میں بہر وجوہ کامیاب ہے کہ اس میں اسلام کے سیاسی نظام کی اصل روح اور اس کے بُنیادی خدوخال بہ کمال وضاحت آگئے ہیں - اس حیثیت سے یہ کتاب اس لائق ہے کہ سیاسیات کا ہر طالب علم اس کا مطالعہ کرے -